سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلتَّوَرُّع فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّع

نفلی روزوں کے فضائل

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلتَّوَرُّع فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّع

(نفلی روزوں کے فضائل)

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 3516 8514، 111-140-140(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلتَّوَرُّع فِي صِيَامِ التَّطَوُّع ﴿نفلی روزوں کی فضیلت﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	جولائی 2012ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	30/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی-۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۲۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این-۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اِسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے:

وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(الحشر، ۵۹: ۷)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔‘‘

قرآنِ حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ﴾ ’’اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ اُسے آگے پہنچایا۔‘‘ (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اُخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں ائمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دور حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت و نعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیث مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِ نظر اَربعین 'نفلی روزوں کے فضائل' سے متعلق ہے جس میں ۴۱ اَحادیث مبارکہ مع اُردو ترجمہ و کامل تحقیق و تخریج اور ضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد تاج الدین کالامی)

رِیسرچ اِسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ.

(البقرة، ٢:١١٠)

’’اور تم اپنے لیے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے حضور پا لو گے۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ، إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی ایک دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے بدلے اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔‘‘

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الصوم في سبيل الله، ٣/١٠٤٤، الرقم: ٢٦٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق، ٢/٨٠٨، الرقم: ١١٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦، الرقم: ١١٢٢٦، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الصوم في سبيل الله، ٤/١٦٦، الرقم: ١٦٢٢، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من صام يوما في سبيل الله ﷻ، ٤/١٧٢، الرقم: ٢٢٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في صيام يوم في سبيل الله ﷻ، ١/٥٤٧، الرقم: ١٧١٧۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ. فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب من لم يستطع الباءة فليصم، ٥/١٩٥٠، الرقم: ٤٧٧٩، وأيضًا في كتاب الصوم، باب الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، ٢/٦٧٣، الرقم: ١٨٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجده مؤنة، ٢/١٠١٨ـ ١٠١٩، الرقم: ١٤٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٤٠٣٥، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب التحريض على النكاح، ٢/٢١٩، الرقم: ٢٠٤٦، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل الصائم، ٤/١٦٩، الرقم: ٢٢٣٩، ٢٢٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب ما جاء في فضل النكاح، ١/٥٩٢، الرقم: ١٨٤٥ـ

فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے، اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

۳. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ، جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان فاصلے جتنی خندق بنا دیتا ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی نے جبکہ امام طبرانی نے تینوں معاجم میں اسناد حسن کے

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الصوم في سبيل الله، ٤/١٦٧، الرقم: ١٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٣٥، الرقم: ٧٩٢١، وفي المعجم الأوسط، ٥/١١٢، الرقم: ٤٨٢٦، وفي المعجم الصغير، ١/٢٧٣، الرقم: ٤٤٩۔

ساتھ بیان کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ ﷻ بَعَّدَهُ اللّٰهُ ﷻ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَارَ وَهُوَ فَرْخٌ، حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اس قدر دور کر دیتا ہے، جیسے کوئی کوا جب اُڑا تو بچہ تھا اور وہ مسلسل اُڑتا رہا یہاں تک کہ بڑھاپے کے عالم میں اُسے موت آ گئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٢٦، الرقم: ١٠٨٢٠، وأبو يعلى عن سلمة بن قيصر، ٢/٢٢٢، الرقم: ٩٢١، والطبراني في المعجم الكبير عن سلامة بن قيصر، ٧/٥٦، الرقم: ٦٣٦٥، وفي المعجم الأوسط، ٣/٢٧١، الرقم: ٣١١٨، والبيهقي في شعب الإيمان عن سلمة بن فيض، ٣/٢٩٩، الرقم: ٣٥٩٠۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيءٍ زَكَاةٌ. وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ.

زَادَ مُحْرِزٌ فِي حَدِيْثِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔''

''حضرت محرز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ آدھا صبر ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، ١/٥٥٥، الرقم:١٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٩٣، الرقم: ٥٩٧٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٦٢، الرقم: ٢٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٩٢، الرقم: ٣٥٧٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤١٩، الرقم: ٣٨١٧.

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میرے خلیل حضور ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ

٦: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام أيام البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة، ٦٩٩/٢، الرقم: ١٨٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان وأكملها ثمان ركعات وأوسطها أربع ركعات أوست والحث على المحافظة عليها، ٤٩٩/١، الرقم: ٧٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠٢/٢، الرقم: ٩٢٠٦، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الحث على الوتر قبل النوم، ٢٢٩/٣، الرقم: ١٦٧٧۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٨/٥، الرقم: ٢٠٣٣٥، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الثلاث من كل شهر، ٣٢٨/٢، الرقم: ٢٤٤٩۔

نَصُومَ الْبِيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. قَالَ: وَقَالَ: هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ایامِ بیض (یعنی ہر قمری ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے: یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔''

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایامِ بیض (ہر قمری ماہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵) کے روزے حضر میں چھوڑتے نہ سفر کی حالت میں چھوڑتے۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۸: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ٤/١٩٨، الرقم: ٢٣٤٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/١١٨، الرقم: ٢٦٥٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/١٠٢، الرقم: ٩٩۔

٩. عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ. فَقَالَ: مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَهُنَّ فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَأَنَّهُ يُنَقَّى مِنَ الْإِثْمِ كَمَا يُنَقِّي الْمَاءُ الثَّوْبَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ روزے کے متعلق ہمیں کچھ بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اگر) استطاعت رکھنے والا شخص ہر ماہ تین دن روزے رکھے تو ایک روزہ دس (دن کی) برائیوں کا کفارہ ہوگا، اور وہ شخص گناہ سے ایسے صاف ہو جائے گا جیسے پانی کپڑے کو صاف کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: صَلُّوْا تَنْجَحُوْا، وَزَكُّوْا تُفْلِحُوْا، وَصُوْمُوْا تَصِحُّوْا، وَسَافِرُوْا تَغْنَمُوْا.

رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٥/٢٥، الرقم: ٦٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٧٥/٢، الرقم: ١٥٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٧/٣۔

١٠: أخرجه الربيع في المسند، ١٢٢/١، الرقم: ٢٩١۔

”ابو عبیدہ نے کہا: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ پہنچی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے، زکوٰۃ ادا کرو فلاح پا جاؤ گے، روزے رکھو صحت و تندرستی پاؤ گے، اور سفر کرو غنیمت پاؤ گے۔“

اس حدیث کو امام ربیع نے بیان کیا ہے۔

۱۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صومِ وِصال (یعنی سحری و اِفطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ

۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس في اللّيلِ صيامٌ، ۲/۶۹۳، الرقم: ۱۸۶۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۲/۷۷٤، الرقم: ۱۱۰۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۰۲، الرقم: ۵۷۹۵، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في الوصال، ۲/۳۰۶، الرقم: ۲۳۶۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲٤۱، الرقم: ۳۲۶۳، ومالك في الموطأ، ۱/۳۰۰، الرقم: ۶۶۷۔

کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ. فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

’’حضرت عائشہ ﵂ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تم جیسا نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس في اللّيل صيامٌ، ٢/٦٩٣، الرقم: ١٨٦٣، وأيضًا في كتاب التمني، باب ما يَجُوْزُ مِنَ اللَّوْ، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم: ٦٤١٣۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما: أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عليه السلام، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ عليه السلام، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے اور پسندیدہ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التهجد، باب من نام عند السحر، ١/٣٨٠، الرقم: ١٠٧٩، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب أحب الصلاة إلى الله داود وأحب الصيام إلى الله صيام داود، ٣/١٢٥٧، الرقم: ٣٢٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ٢/٨١٦، الرقم: ١١٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٠، الرقم: ٦٤٩١، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم وفطر يوم، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٤٤٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام اليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله دواد بالليل، ٣/٢١٤، الرقم: ١٦٣٠، وفي كتاب الصيام، باب صوم نبي الله داود، ٤/١٩٨، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام داود، ١/٥٤٦، الرقم: ١٧١٢۔

روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے، پھر رات کا چھٹا حصہ سو جاتے تھے، اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: صُمْ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ. قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: صُمْ يَوْمَيْنِ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ. قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: صُمْ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ. قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ. قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللهِ صَوْمَ دَاوُدَ علیہ السلام كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو، تمہیں باقی ایام کا بھی اجر مل جائے گا۔ انہوں نے کہا:

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهى عن صوم الدهر لمن تضرر به أو فوت به حقا أو لم يفطر العيدين والتشريق وبيان تفضيل صوم يوم وإفطار يوم، ٢/٨١٧، الرقم: ١١٥٩، والطيالسي في المسند، ١/٣٠٢، وأبو عوانة في المسند، ٢/٢٤٨، الرقم: ٣٠٣٥۔

میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی روزوں کا اجر مل جائے گا۔ انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن روزے رکھو اور تمہیں باقی روزوں کا اجر مل جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چار دن کے روزے رکھو اور تمہیں باقی روزوں کا اجر مل جائے گا۔ انہوں نے پھر عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روزے رکھو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہیں اور وہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا ہے۔

۱۵. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان، ۸۲۲/۲، الرقم:۱۱۶٤، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم ستة أيام من شوال، ۳۲٤/۲، الرقم: ۲٤۳۳، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال، ۱۳۲/۳، الرقم: ۷۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام ستة أيام من شوال، ۵٤۷/۱۰، الرقم: ۱۷۱۶۔

قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ، كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ. ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید کے بعد چھ روزے رکھے، تو گویا (اُس کے) پورے سال کے روزے ہو گئے (کیونکہ) جو ایک نیکی کرتا ہے اسے دس گنا ثواب ملتا ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام ستة أيام من شوال، ١/٥٤٧، الرقم: ١٧١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣١٥، الرقم: ٧٦٠٧۔

۱۷. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: جَعَلَ اللهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

''حضرت ثوبان ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا زیادہ کر دیتا ہے۔ رمضان کا ایک مہینہ (ثواب کے اعتبار سے) دس مہینے کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (روزہ رکھنے سے) پورے سال (روزہ رکھنے) کا ثواب پورا ہو جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۱۸. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٠، الرقم: ٢٢٤٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٦٣، الرقم: ٢٨٦١، والدارمي في السنن، ٢/٣٤، الرقم: ١٧٥٥، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٤/٢٩٣، الرقم: ٨٢١٦، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٤٩، الرقم: ٣٧٣٦۔

۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٧، الرقم: ١٥١٥۔

وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوگیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔‘‘ اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عاشورہ (دس محرم) کے دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک فرض کیا گیا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اور حضرت عبد اللہ (بن عمر) ﷺ اس دن

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، ٢/٦٦٩، الرقم: ١٧٩٣، ومسلم عن ابن عباس ﷺ في الصحيح كتاب الصيام، باب أي يوم يصام في عاشوراء، ٢/٧٩٧، الرقم: ١١٣٤، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب ما روي أن عاشوراء اليوم التاسع، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٤٤٥۔

کا روزہ نہ رکھتے، ہاں اگر ان کے معمول کے روزوں کے دوران میں یہ دن آ جاتا تو روزہ رکھتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُوْمُونَهُ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ. أَنْجَى اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ. فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ

۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى، وكلم الله موسى تكليما، ۳/۱۲٤٤، الرقم: ۳۲۱٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ۲/۷۹٦، الرقم: ۱۱۳۰، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم عاشوراء، ۲/۳۲٦، الرقم: ۲٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ۱/۵۵۲، الرقم: ۱۷۳٤۔

تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی یوم عاشور کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس دن تمہارے روزہ رکھنے کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ ایک عظیم دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھا، پس ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے شکر ادا کرنے کا تم سے زیادہ ہمارا حق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ،(١) وَهٰذَا الشَّهْرَ،

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام يوم عاشوراء، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٩٠٢، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ، ٤/٢٠٤، الرقم: ٢٣٧٠، والحميدي في المسند، ١/٢٢٦، الرقم: ٤٨٤۔

(١) قوله: يوم عاشوراء، وقال الشيخ ابن الهمام (في شرح فتح القدير، ٢/٣٥٠): يستحب صوم يوم عاشوراء ما لم يظن إلحاقه بالواجب، كذا في المرقات (٤/٤٦٨) واختلفوا في حكمه أول الإسلام، فقال أبو حنيفة: كان واجبا، فلما نزل صوم ــــ

يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اِس روز یعنی عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان کو۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۲. عَنْ أَبِي مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَحْنُ

.... رمضان صار مستحبا – قاله في عمدة القاري (۱۱/۱۱۸).

’’حدیث کے الفاظ یوم عاشوراء کے بارے میں علامہ ابن ہمام نے شرح فتح القدیر (۲: ۳۵۰) میں کہا: یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے جب تک اسے واجب سمجھ کر رکھنے کا خیال نہ آئے۔ اسی طرح مرقاۃ (۴: ۴۶۸) میں ہے۔ ابتداءِ اسلام میں اس کے حکم کے بارے ائمہ کا اختلاف ہے۔ پس امام اعظم ابو حنیفہؒ نے کہا: یہ واجب تھا مگر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو یہ مستحب ہوگیا۔ اسی بات کو علامہ عینی نے عمدۃ القاری (۱۱: ۱۱۸) میں بیان کیا ہے۔‘‘

۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب إتيان اليهود النبي ﷺ حين قدم المدينة، ۳/۱۴۳۴، الرقم: ۳۷۲۶.

أَحَقُّ بِصَوْمِهِ. فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اس دن کے روزے کے زیادہ حق دار ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ. وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ. وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ. فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عاشورہ

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٧٩٤/٢، الرقم: ١١٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٦/٥، الرقم: ٢٠٩٤٦، و١٠٥/٥، الرقم: ٢١٠٤٦، والطيالسي في المسند، ١٠٦/١، الرقم: ٧٨٤، وأبو عوانة في المسند، ٢٤٠/٢، الرقم: ٢٩٩٨۔

کے روزہ کا حکم دیتے تھے اور ہمیں اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے، پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو آپ ﷺ نے ہمیں اس دن کے روزے کا حکم دیا نہ اس سے روکا اور نہ اس کا اہتمام کیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ: صُوْمُوْهُ، وَصُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما نے یوم عاشورہ کے روزہ کے حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ بیان کی ہے کہ عاشورہ کا روزہ رکھو۔ اور اس سے پہلے یا بعد میں ایک دن کو ملا لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ اختیار کرو۔‘‘

اس حدیث کو احمد بن حنبل اور امام طحاوی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٤١، الرقم: ٢١٥٤، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/٧٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٩٠، الرقم: ٢٠٩٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٩٣، الرقم: ٣٧٤٦۔

قوله ﷺ: صوموا قبله الخ، وقال الشيخ ابن الهمام: يستحب صوم يوم عاشوراء، ويستحب أن يصوم قبله يوما أو بعده يوما، فإن أفرده فهو مكروه للمتشبه باليهود (ابن همام، شرح فتح القدير، ٢/٣٥٠، وملا علي القارى، مرقاة المفاتيح، (٤/٤٦٩)، وروى أحمد خبر صوموا يوم عاشوراء وخالفوا اليهود وصوموا قبله يوما وبعده يوما.

''آپ ﷺ کا فرمان کہ یوم عاشور سے پہلے (یا بعد میں) بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ علامہ ابن ہمام نے کہا: یوم عاشور کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ رکھا جائے، فقط اسی ایک دن کا روزہ یہود کے ساتھ مشابہت کی بناء پر مکروہ ہے۔ اور امام احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ یوم عاشور کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو اور اس سے ایک دن قبل اور ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھو۔''

وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ. قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ

الْمُقْبِلُ، حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.(١)

’’اور ایک روایت میں ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس روزے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اگلا سال آئے گا تو ہم ان شاء اللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی اگلا سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔‘‘

٢٥. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب أي يوم الصيام في عاشوراء، ٢/٧٩٧، الرقم: ١١٣٤، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب ما روي أن عاشوراء اليوم التاسع، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٤٤٥.

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، والإثنين والخميس ٢/٨١٩، الرقم: ١١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤، وأبوداود في السنن، كتاب الصيام، باب في صوم الدهر تطوعا، ٢/٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الحث صوم يوم عاشوراء، ٣/١٢٦، الرقم: ٧٥٢، وابن ماجه في السنن، —

صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوقتادہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ عَائِشَةَ ﵞ، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ

.... كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ١/٥٥٣، الرقم: ١٧٣٨، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٢/١٥٠، الرقم: ٢٧٩٦۔

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، ٢/٦٩٥، الرقم: ١٨٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ رمضان واستحباب أن لا يخلي شهر عن صوم، ٢/٨١١، الرقم:١١٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٣، الرقم: ٢٥١٤٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، ٤/١٥١، الرقم:٢١٧٩-٢١٨٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام النبي ﷺ، ١/٥٤٥، الرقم: ١٧١٠۔

مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.(۱)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان

(۱) قوله: ''كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّه'' قال في فتح القدير: ومن صام شعبان ووصله برمضان فحسن، (ابن همام، شرح فتح القدير، ۲/ ۳۵۰)۔ والمرغوبات من الصيام أنواع: أولها صوم المحرم، والثاني صوم رجب، والثالث صوم شعبان وصوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من المحرم عند عامة العلماء والصحابة رضي الله عنهم، كذا في الظهرية (قاله في الفتاوٰى الهندية، ۱/ ۲۰۲)۔ فإن قلت: ما وجه تخصيصه بشعبان بكثرة الصوم قلت لكون أعمال العباد ترفع فيه، ففي النسائي من حديث أسامة قلت: يا رسول الله: أراك لا تصوم من شهر من الشهور ما تصوم من شعبان؟ قال: ذاك شهر ترفع فيه الأعمال إلى رب العالمين فأحب أن يرفع عملی وأنا صائم۔ قاله العلامة العيني في عمدة القاري (۱۱/ ۸۳)۔

''راوی کا قول کہ آپ ﷺ شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھتے تھے، فتح القدیر میں اس حوالے سے ابن ہمام نے فرمایا: اور جس نے شعبان کا روزہ رکھا اور اسے رمضان کے ساتھ ملا دیا تو یہ بہتر ہے۔

سے زیادہ کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ ﷺ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔‘‘

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ چند دن چھوڑ کر شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا

.... ’’نفلی روزوں کی درجے کے اعتبار سے کئی قسمیں ہیں: ان میں پہلا محرم کا روزہ ہے، دوسرا رجب کا روزہ، تیسرا شعبان اور عاشوراء کا روزہ، اور عام علماء کرام اور صحابہ کے نزدیک یہ محرم کا دسواں دن ہے۔ اسی طرح ظہیریہ میں ہے۔ اگر تو یہ کہے: کثرتِ صوم کو شعبان کے ساتھ کیوں مختص کیا گیا ہے؟، میں کہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں، پس نسائی شریف میں حضرت اسامہ کی حدیث ہے: میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو دیکھتا ہوں آپ شعبان میں جتنے روزے رکھتے ہیں کسی اور ماہ میں نہیں رکھتے۔ آپ ے نے فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں، پس مجھے یہ پسند ہے کہ میرے اعمال حالتِ روزہ میں پیش ہوں۔‘‘

٢٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم: ١٣٨٨، وذكره الكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٠، الرقم: ٤٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٤، الرقم: ١٥٥٠۔

كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا. فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا؟ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت علی بن ابی طالب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہوتو اس رات میں قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اسے عافیت دے دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۸. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷛، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ

۲۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، ۲/۸۱۹، الرقم: ۱۱۶۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۹۷، الرقم: ۲۲۵۹۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۱۴۶، الرقم: ۲۷۷۷۔

صَوْمِ يَومِ الْاِثْنَينِ، فَقَالَ: ذَاكَ يَومٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوقتادہ الانصاری ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادتِ باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي، وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں۔ پس مجھے یہ پسند ہے کہ میرا

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ١٢٢/٣، الرقم: ٧٤٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٣١٤/٤، الرقم: ٧٩١٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٧٨/٢، الرقم: ١٥٦٩۔

عمل جب پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور عبدالرزاق نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٠. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ، فَقَالَ: إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ، وَالَّذِي يَلِيهِ، وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبید اللہ بن مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یا کسی اور شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زندگی بھر (مسلسل) روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ جائز نہیں ہے)، تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ رمضان

٣٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم شوال، ٢/٣٢٤، الرقم: ٢٤٣٢، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الأربعاء والخميس، ٢/١٢٣، الرقم: ٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤٧، الرقم: ٢٧٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٩٦، الرقم: ٣٨٦٩۔

کے روزے رکھ اور اس کے بعد آنے والے مہینے (شوال) کے روزے رکھ اور ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ، اس طرح (گویا) تو نے عمر بھر روزے رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی اور نسائی نے ثقہ رجال والی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۱. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ: السَّبْتَ، وَالْأَحَدَ وَالْإِثْنَيْنَ: وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ: الثُّلَاثَاءَ، وَالْأَرْبِعَاءَ، وَالْخَمِيسَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ سُفْيَانَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے سفیان سے غیر

۳۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ۳/۱۲۲، الرقم: ۷٤٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/۳۱٤، الرقم: ۷۹۱٤۔

مرفوع روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنْ مَوْلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلٰى وَادِي الْقُرٰى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ، فَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: لِمَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ؟ فَقَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’اسامہ بن زید کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے اونٹ تلاش کرنے کے لئے وادی القریٰ گئے۔ چنانچہ وہ (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ ان کے آزاد کردہ غلام نے ان سے کہا: آپ پیر اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ کے نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے، جب آپ ﷺ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠٠، الرقم: ٢١٧٩٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الاثنين والخميس، ٢/٣٢٥، الرقم: ٢٤٣٦۔

فرمایا: پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ؟ فَقَالَ: إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ يَغْفِرُ اللهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ. يَقُولُ: دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے سوائے باہم قطع تعلق کرنے والوں کے، ان کے لیے حکم فرماتا ہے: انہیں چھوڑ دو تاوقتیکہ یہ دونوں صلح کر لیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم الاثنين والخميس، ١/٥٥٣، الرقم: ١٧٤٠۔

٣٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، يُرٰى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهٖ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهٖ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهٖ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا (صاف وشفاف) گھر بناتا ہے جس کا بیرونی حصہ اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ، وَالْخَمِيْسَ، وَالْجُمُعَةَ، بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٠/٨، الرقم:٧٩٨١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨٦/١، الرقم:٢٥٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢:٨٠، الرقم: ١٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٨/٣۔

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨٧/١، الرقم:٢٥٤، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣٦٦/٢، الرقم:١٥٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٩٧/٣، الرقم:٣٨٧٣۔

مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَيَاقُوْتٍ، وَزَبَرْجَدٍ، وَكَتَبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی، یاقوت اور زمرد کا گھر بنا دیتا ہے اور اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی ساتھ روزہ رکھے۔''

٣٦: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب الصوم، باب الصوم يوم الجمعة......، ٢/٧٠٠، الرقم: ١٨٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٠٢، الرقم: ٩٢٤٦۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيْدُنَا، أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الفطر، ٢/٧٠٢، الرقم:١٨٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، ٢/٧٩٩، الرقم: ١١٣٨، وأحمد بن حنبل في المنسد، ٣/٨٥، الرقم: ١١٨٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في النهي عن صيام يوم الفطر والأضحى، ١/٥٤٩، الرقم: ١٧٢١، والأصبهاني في مسند أبي حنيفة، ١/١٦٣۔

٣٨: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ٢/٣٢٠، الرقم: ٢٤١٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب في كراهية الصوم في أيام التشريق، ٣/١٤٣، الرقم: __

أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابوداود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، وَثَـلَاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

.... ٧٧٣، والنسائی في السنن، كتاب مناسك الحج، باب النهي عن صوم يوم عرفة، ٥/٢٥٢، الرقم: ٣٠٠٤، والدارمي في السنن، كتاب الصوم، باب في صيام يوم عرفة، ٢/٣٧، الرقم: ١٧٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٩٤، الرقم: ١٥٢٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٩٢، الرقم: ٢١٠٠، والبيهقي في السنن، ٤/٢٩٨، الرقم: ٨٢٤٥۔

٣٩: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الصيام، باب طلوع الشمس بعد الإفطار، ٢/٢١٢، الرقم: ٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٤٩، الرقم: ٤١١٧۔

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سال میں پانچ دن کے روزوں سے منع فرمایا: یوم الفطر، یوم اضحیٰ، اور تین دن تشریق کے۔''

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لِأَحَدٍ إلا بإذنه، ٥/١٩٩٤، الرقم: ٤٨٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٧٨، الرقم: ٤١٧٠، وأبوعوانة في المسند، ٢/٢٢٨، الرقم: ٢٩٤٨، والحميدي في المسند، ٢/٤٤٣، الرقم: ١٠١٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٣، الرقم: ٢٨٢، وأبويعلى في المسند، ١١/١٥٦، الرقم: ٦٢٧٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٥٠٩، الرقم: ١١١٥٥۔

(نفلی) روزہ رکھے۔ اور کسی کو اس کے گھر میں آنے نہ دے، مگر اس کی اجازت سے۔ اور اگر وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کر لے گی، تو وہ اُس کو ادا کیا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ. أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَی أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ، أَكَانَ يُؤَدِّی ذٰلِك عَنْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر نذر کا روزہ تھا، کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا دیکھتی ہو کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا پھر تم اس کی طرف سے قرض ادا کرتیں

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ٢/٨٠٤، الرقم: ١١٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٢٤٠، الرقم: ٤٣٩٦، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٢/١٧٤، الرقم: ٢٩١٧، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ٣/٢٢٤، الرقم: ٢٦٠٦۔

تو کیا وہ اُسی کی طرف سے ادائیگی شمار کیا جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر اللہ تعالیٰ قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے) پس تم اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھو۔'' اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

مصادر التّخريج

١. **القرآن الحكيم۔**

٢. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣. **أزدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔** بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٤. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

٥. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/

۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۸. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۹. **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۱۰. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین ۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۱. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۲. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۳. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/۹۱۸-۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۱۴. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۱۵. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۶. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۷. **ابن راھویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۸. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۹. **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۲۰. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب:

مكتبة الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢٢. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثة۔

٢٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٢٥. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٢٦. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٢٧. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٨. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٢٩. **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٣٠. **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٣١. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/ ١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٣٢. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٣٣. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٣٤. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٣٥. **مالک**، ابن انس بن مالک ﷺ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٣٦. **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٧. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبومحمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مكتبة النهضة الحديثيه، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٣٨. **ملاعلی قاری**، نور الدین علی بن سلطان محمد ہروی حنفی (م١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

٣٩. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب و الترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٤٠. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٤١. **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٤٢. **نظام الدین**، شیخ (م١١٦١ھ)۔ **فتاوی هنديه المعروف فتاوی عالمگیری**۔ بیروت، لبنان، دار احیاء، ١٤٢٣ھ۔

٤٣. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **مسند الامام أبي حنيفة**۔

ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

٤٤. **ابن ہمام،** کمال الدین بن محمد بن عبد الواحد (م ٦٨١ھ)۔ **فتح القدیر۔** کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ۔

٤٥. **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٤٦. **ابو یعلی،** احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔